سوال

(17) عید و جمعہ دونوں ایک ہی دن جمع ہو جاویں تو   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر اتفاق سے عید و جمعہ دونوں ایک ہی دن جمع ہو جاویں تو اس میں جمعہ کا پڑھنا رخصت ہے یا نہیں زید ایسے دنوں میں جمع نہیں ادا کرتا، اور کہتا ہے کہ میں ایک سنت مردہ کو زندہ کرتا ہوں، یہ کہنا اس کا کیسا ہے؟ خطبہ جمعہ کے لیے عصا یا قوس کا لینا ضروری ہے یا غیر ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جاویں، تو اس دن اختیار ہے جس کا جی چاہیے جمعہ پڑھے اور جس کا جی چاہے نہ پڑھے، اور ایسے دنوں میں زید جو نماز جمعہ ادا نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ میں ایک مردہ سنت کو زندہ کرتا ہوں، سو اس کا (۱) یہ کہنا اچھا ہے۔ منتقی میں ہے :

عن زید بن ارقمؓ سأله معاویةؓ هل شهدت مع رسول اللہ ﷺ عیدین اجتمعا قال نعم صلی العید اوّل النهار ثم رخص فی الجمعة فقال من شاء ان یجمع فلیجمع رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ وعن ابی هریرةؓ عن رسول اللہ ﷺ انہ قال قد اجتمع فی یومکم هذا عیدان فمن شاء اجزاء وانا مجمعون رواہ ابوداؤد وابن ماجہ۔ وعن وهب بن کیسانؒ قال اجتمع عیدان علی عهد ابن الزبیرؓ فاخر الخروج حتی تعالی النهار ثم خرج فخطب ثم نزل فصلی ولم یصل للناس یوم الجمعة فذکرت ذلک لابن عباس فقال اصاب (۱) السنة رواہ النسائی وابوداؤد بنحوہ لکن من روایة عطاء انتھی۔

۱ : زید بن ارقمؓ سے امیر معاویہؓ نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی ایسے موقع کی حاضری تم کو ملی ہے جب کہ جمعہ اور عید اکٹھے ہوگئے ہوں۔ زید نے کہا ہاں! آپ نے دن کے پہلے حصہ میں عید کی نماز پڑھی۔ پھر جمعہ کے متعلق رخصت دے دی کہ جو جمعہ پڑھنا چاہے، پڑھ لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج تمہاری دو عیدیں جمع ہوگئیں ہیں۔ جو چاہے اس کے لیے عید کافی ہے، اور ہم جمعہ پڑھیں گے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عید اور جمعہ اکٹھے ہوگئے اور آپ عید کے لیے دیر سے نکلے، خطبہ دیا اور نیچے اتر آئے عید کی نماز پڑھی اور لوگوں کو جمعہ نہ پڑھایا ابن عباس سے اس کا تذکرہ ہوا۔ تو انہوں نے فرمایا اس نے سنت کے مطابق کیا۔

خطبہ جمعہ کے لیے عصا یا قوس کا لینا ضروری نہیں ہے بلکہ مندوب و مستحب ہے عن الحکم بن الحزن شهدنا الجمعة مع رسول اللہ ﷺ فقال متوکئا علی العصا او قوس رواہ ابوداؤد یعنی حکم بن حزن سے روایت ہے کہ ہم لوگ جمعہ میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ عصا یا قوس پر ٹیک دے کر کھڑے ہوئے، روایت کیا اس کو ابوداؤد نے قال (۱) فی سبل السلام تحت هذا الحدیث وفی الحدیث دلیل انہ یندب للخطیب الاعتماد علی عصا او نحوہ وقت خطبة والحکمة ان فی ذلک ربط القلب ولتعتمد یدیہ علی العبث ومن لم یجد ما یعتمد علیہ ارسل یدیہ او وضع الیمنی علی الیسری او علی جانب المنبر ویکرہ دق المنبر بالسیف اذا لم یؤثر وهو بدعة۔ واللہ اعلم

(فتاویٰ نذیریہ جلد اوّل، ص ۵۷۳)

۱ : اس حدیث میں دلیل ہے کہ خطیب کو عصا پر ٹیک لگانا مستحب ہے، اور اس میں یہ حکمت ہے کہ اس سے دل جمعی رہتی ہے جو عصا پر ٹیک نہ لگائے، وہ کبھی ہاتھوں کو چھوڑ دے گا، کبھی باندھ لے گا، اور تلوار سے منبر کو کھٹکھٹانا مکروہ ہے۔ ۱۲

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 04 ص 59

محدث فتویٰ